بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. S. No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

خطبہ نمبر

روزنامہ

المصلح

اتوار ۲۳ شوال ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔اے

جلد ۶ | ۵ وفا ۱۳۳۲ ہش - ۵ جولائی ۱۹۵۳ء | نمبر ۸۲

مختصرات

جدہ ۴ جولائی۔ گذشتہ ماہ کی ۱۷ تاریخ کو حاجیوں کا جو جہاز چاٹگام سے روانہ ہوا تھا۔ وہ پرسوں جدہ پہنچ گیا۔ اس میں ۵۰۴ عازمین حج سفر کر رہے تھے۔

پیرس ۴ جولائی۔ فرانس کی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ واضح کیا ہے۔ کہ ہند چینی کی متحدہ ریاستوں کے ساتھ وہ مکمل آزادی کے "تعلقات رکھنے کے لئے تیار ہے۔

نئی دہلی ۴ جولائی۔ بھارتیہ جن سنگھ کے سیکرٹری نے مقبوضہ کشمیر کے نائب وزیر اعظم بخشی غلام محمد سے دو بار ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت جن سنگھ کے صدر پریم ناتھ ڈوگرہ بھی موجود تھے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس ملاقات سے اہم نتائج نکلیں گے۔

کراچی ۴ جولائی۔ آج صبح پھر خوراک کی صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے مرکزی کابینہ اور صوبائی وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس منعقد ہوئی۔

شمالی کوریا کے رہا شدہ قیدیوں نے جنوبی کوریا کی فوج میں شامل ہونا شروع کر دیا

سیئول ۴ جولائی۔ شمالی کوریا کے سینکڑوں غیر کمیونسٹ قیدیوں نے جنہیں جنوبی کوریا کی حکومت نے رہا کر دیا تھا دھڑا دھڑ جنوبی کوریا کی فوج میں شامل ہونا شروع کر دیا ہے۔ اس کا اعلان کرتے ہوئے جنوبی کوریا کی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ یہ شمولیت سراسر رضاکارانہ ہے۔ ادھر صدر ری نے کہا ہے کہ میری حکومت "عارضی صلح" کی مخالفت کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا جنوبی کوریا ایک جمہوری دنیا کی تشکیل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے اور جب تک یہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا وہ اپنی جدوجہد سے رک نہیں سکتا۔ خواہ امریکہ اس کی مخالفت ہی کیوں نہ کرے۔ صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی جنرل رابرٹسن نے جنوبی کوریا کی پارلیمنٹ کے ارکان سے بات چیت کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ پارلیمنٹ کے ارکان نے اس امر کی خواہش کی تھی۔ حکومت جنوبی کوریا بھی اس ملاقات کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتی۔

پولینڈ میں بھی بغاوت کے شعلے بھڑک اٹھے

روسی ٹینک برلن سے ہٹا کر پولینڈ بھیج دیئے گئے

برلن ۴ جولائی۔ برلن میں شمال مغربی جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پولینڈ کے اس علاقہ میں جو مشرقی برلن کی سرحد کے ساتھ واقع ہے۔ پولینڈ کے باشندوں اور روسی دستوں میں کئی جھڑپیں ہوئی ہیں۔ ریڈیو کا کہنا ہے کہ پولینڈ میں مظاہرین نے ایک سینما کو جس میں روسی فلم دکھائی جا رہی تھی تباہ و برباد کر دیا۔ اہالیان شہر میں بے چینی اس وقت پیدا ہوئی جب ایک جگہ ایک مجمع نے نعرے لگا لگا کر یہ اعلان کیا کہ ہم آزاد ہونا چاہتے ہیں اور روسی فوجوں کے ہٹائے جانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جرمن افسروں کا کہنا ہے کہ روسی فوج کے حکام نے مشرقی برلن کے فسادزدہ علاقے سے اپنے ٹینک ہٹا لئے ہیں۔ یہ ٹینک بدھ کی رات کو ہٹائے گئے تھے۔ تقریباً ایک ٹینک ۲۵ جون کو مشرقی برلن سے ہٹائے گئے تھے۔ اس کے بعد سے ہر قسم کی بکتر بند گاڑیاں اور روسی دستے منظم طریقے سے ہر رات کو ہٹائے جاتے رہے۔ جرمن زبان میں امریکی ہائی کمیشن کے سرکاری اخبار کی اطلاع کے مطابق روسی حکام نے تقریباً سات سو ٹینک برلن سے ہٹائے ہیں۔ اور امن قائم رکھنے کے لئے ان کو پولش علاقہ میں بھیج دیا ہے۔ یہ بغاوت ۲۸ جون کو پھوٹی تھی۔ اور ابھی تک پھیلتی جا رہی ہے۔ پولش مزدوروں نے حکومت کو بدلنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے ایسے اشتہار پھاڑ ڈالے جن میں کمیونزم کا پروپیگنڈا کیا تھا۔ سرکاری طور پر جمع کئے ہوئے گندم کے ذخیروں کو لوٹ لیا۔ اور کئی مقامات پر سے برلن کو جانے والی مین لائن کو کاٹ دیا۔ چھ مقامات پر روسی اور پولش فوجوں سے ان کا تصادم بھی ہو گیا۔

ہنگری کی کابینہ نے استعفیٰ دیدیا

لنڈن ۴ جولائی۔ بوڈاپسٹ ریڈیو کے اعلان کے مطابق ہنگری کی کابینہ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ پارٹی کی ہائی کمان میں اختلافات پیدا ہو جانے کے سبب اہم وزارتوں میں تبدیلی کا امکان ہے۔ ریڈیو نے خبر دی ہے کہ صدارتی کونسل نے استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ لیکن وزراء سے کہا ہے کہ جب تک نئی کابینہ نہ بنے وہ کام کرتے جائیں۔

کہا ہے کہ بین الاقوامی تنازعات طے کرنے کے لئے برطانیہ امریکہ اور فرانس کے نمائندوں کی جلد از جلد ایک کانفرنس بلانی چاہیئے۔ ڈاکٹر ملان کے مجوزہ بل میں جو آج شائع کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ ملک کی کوئی عدالت ان فیصلوں کے خلاف تحقیقات کرنے یا ان کے خلاف فیصلہ دینے کی مجاز نہیں جو پارلیمنٹ میں منظور ہو چکے ہوں۔

مشرقی پاکستان کے انتخابات میں ۳۰۹ انتخابی حلقے ہوں گے

ڈھاکہ ۴ جولائی۔ مشرقی پاکستان کے آئندہ عام انتخابات کے لئے جو بالغوں کے حق رائے دہندگی کی بنیاد پر منعقد ہوگا۔ ۳۰۹ انتخابی حلقے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے مسلمانوں کے لئے ۲۲۸ حلقے ۳۰ عام حلقے، شیڈولڈ کاسٹ کے لئے ۳۶ خواتین کے لئے ۱۲ جن میں سے ایک حلقہ عام ہوگا۔ اور ایک ایک حلقہ مسیحیوں اور بدھوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

کلکتہ ۴ جولائی۔ آج بھی ٹرامیوں کے کرائے میں اضافہ کے خلاف مظاہرے جاری رہے۔ اس وقت تک چھ سو افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

ہند چینی کی ریاستوں کو زیادہ سے زیادہ حکومت خود اختیاری کی پیشکش

پیرس ۴ جولائی۔ فرانس نے اپنی شریک ریاستوں ویٹ نام۔ لاؤس اور کمبوڈیا کو زیادہ سے زیادہ حکومت خود اختیاری دینے کی پیشکش کی ہے۔ یہ پیشکش فرانس کے وزیر اعظم موسیو لینیل نے تینوں ریاستوں کے سفارتی نمائندوں کو علیحدہ علیحدہ مراسلوں میں دی ہے۔ مراسلوں میں کہا گیا ہے کہ فرانس چاہتا ہے کہ ان ریاستوں کو مکمل آزادی دے دی جائے۔ اور اس تک حکومت کے جو اختیارات حکومت فرانس کو حاصل تھے وہ ان کے باشندوں کو سونپ دیئے جائیں۔

مسٹر امجد علی واشنگٹن میں سفیر مقرر کر دیئے گئے

حبیب ابراہیم رحمت اللہ کو سندھ کا گورنر بنا دیا گیا

کراچی ۴ جولائی۔ مسٹر امجد علی کو وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی جگہ امریکہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ سفیر پاکستان متعینہ فرانس کو سندھ کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ عنقریب ہی اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کراچی آ رہے ہیں۔ مسٹر امجد علی نے جو اس وقت امریکہ میں سفیر عام ہیں۔ نیو یارک اور واشنگٹن میں پاکستان کی کئی اہم معاملات میں نمائندگی کی ہے۔ سب سے پہلے ان کی تقرری واشنگٹن کے سفارت خانہ میں وزیر برائے اقتصادی امور کے عہدے پر ہوئی تھی۔ مسٹر امجد علی اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے ایک ممبر ہیں۔ اور پچھلے سال وہ اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل کے صدر بھی تھے۔ مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ ۱۹۴۷ء میں لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر مقرر کئے گئے ۱۹۵۳ء کے اوائل میں انہوں نے فرانس میں پاکستانی سفارت خانے کا چارج لیا تھا۔

جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں نسلی علیحدگی کا بل پیش کر دیا جائیگا

کیپ ٹاؤن ۴ جولائی۔ جنوبی افریقہ کے گورنر جنرل ڈاکٹر ای۔ جی جانسن نے نئی پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ رنگدار ووٹروں کی علیحدہ فہرست بنانے اور ان کو پارلیمنٹ میں علیحدہ نمائندگی دینے کے لئے عنقریب پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے گا۔ ڈاکٹر جانسن نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس میں اس مسودہ قانون کے ساتھ ایک بل بھی پیش کیا جائے گا جس کی رو سے ریل گاڑیوں اور بسوں میں یورپینوں اور غیر یورپینوں کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہیں مقرر کی جائیں گی۔ گورنر جنرل نے یہ بھی کہا۔ کہ میرے وزیروں نے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۵ ؍جولائی ۵۳ء

تاروں اور دستخطوں کی حقیقت

ایک خبر ہے کہ فرانسیسی مراکش میں مراکش پاپولر پارٹی نے آٹھ ہزار سے زیادہ تار فرانسیسی ہائی کمشنر کو بھیجے ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے کہ مراکشی باشندے فرانسیسی اقتدار کے ماتحت رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور کہ نیشنلسٹ استقلال پارٹی کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ ملک کے معاملہ میں دخل دے۔

آج سے سو سال پہلے دو سو سال پہلے بلکہ ہزار سال پہلے بھی ایسی چیز کو ایک چال ہی سمجھا جاتا۔ جو ایک طاقتور قوم نے جس نے ایک کمزور قوم کو دبا رکھا ہو۔ اپنا اقتدار قائم رکھنے کیلئے چلی ہے مگر موجودہ زمانے میں جب کہ محکوم قوموں میں خودداری کے جذبات کافی حد تک ابھر چکے ہیں اور بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ جبکہ ادنےٰ سے ادنےٰ قوم بھی چاہتی ہے۔ کہ اس پر کسی بیرونی طاقت کا سایہ نہ ہو۔ بلکہ تمام آزاد قوموں کی طرح اسکو بھی حق خود اختیاری حاصل ہو۔ آج جبکہ افریقہ جیسے تاریک براعظم کہلانے والے ملک کے سیاہ فام باشندے بھی اپنی آزادی کے لئے جان پر کھیل جانا کوئی بڑی بات نہیں سمجھتے۔ اس قسم کی چال مضحکہ خیز ہی نہیں۔ بلکہ صاحب اقتدار قوم کے سیاست میں دیوالیہ پن کی دلیل ہے۔

آٹھ ہزار نہیں بیس ہزار بلکہ پچاس ہزار سے بھی زیادہ ایسی تاریں ہوں۔ تو اس سے سوائے اس کے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ برسر اقتدار ملک ہر حیلے بہانے سے محکوم قوم پر اپنا اقتدار قائم رکھنا چاہتا ہے۔ محکوم ملک کے لوگوں میں سے اپنی طاقت کے بل پر کچھ افراد کو طرح طرح کے لالچ سے اپنے شنیع عزائم کا آلہ کار بنا کر دنیا کو یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ اس کا ناجائز اقتدار ملک کے عوام کی مرضی کے خلاف نہیں۔

ایک طاقتور قوم کے لئے محکوم قوم میں سے جن کا کیریکٹر غلامی کی وجہ سے کمزور ہو چکا ہوتا ہے ایسے کچھ بے حس افراد کا دستیاب ہو جانا کوئی عجیب بات نہیں جو ملک کے اٹھتے ہوئے جذبات کے سیلاب کو روکنے کے لئے تاروں اور بیانوں کے ناتواں بند باندھنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

یہ تو ایک سیدھی اور صاف بات ہے جس کی وضاحت کی زیادہ ضرورت نہیں لیکن ہم یہاں جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ ایسی تاروں اور بیانوں کی حقیقت ہے۔ جو اس مثال سے اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ دس بیس خود غرض آدمیوں کا جتھا ایسی ہزاروں نہیں لاکھوں تاریں مختلف مقامات سے دینے کا انتظام آسانی سے کر سکتا ہے۔ اور اسکو تمام ملک کا مطالبہ ظاہر کر سکتا ہے۔ یہ ایک نہایت آسان ٹرک (Trick) ہے۔ جس کو ہم راز آشکارا کہہ سکتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی حکومت تو کیا ذرا سی سمجھ رکھنے والا عام انسان بھی اس ٹرک (Trick) کو فوراً بھانپ جاتا ہے۔ اس لئے اس قسم کے طریقوں کی پروپیگنڈہ قیمت صفر کے برابر رہ جاتی ہے۔

پچھلے دنوں یہاں پاکستان کے ایک مرکزی وزیر نے ایک جماعت کے تعلق میں جو اسی قسم کے طریقوں میں بڑی بدنام ہو چکی ہے صاف صاف لفظوں میں بتا دیا تھا۔ کہ حکومت پاکستان ہزاروں کارڈوں اور تاروں کی حقیقت کو جو یہ جماعت حکومت کو بھجوا رہی ہے۔ خوب سمجھتی ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو افراد یا جماعتیں حکومت کو رائے عامہ کی دھمکیاں دینے کے لئے پروپیگنڈا کا یہ فرسودہ طریق اختیار کرتی ہیں۔ سوائے تضیع اوقات اور ملک کا روپیہ ضائع کرنے کے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتیں۔ کیونکہ تاروں اور کارڈوں کے پلندوں کے پلندے حکومت یا صاحب اختیار لوگوں کے پاس پہنچ جانے سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ آجکل کی دنیا میں اتنا سادہ لوح کوئی نہیں۔ جو ان پلندوں سے یہ سمجھ لے۔ کہ ملک کے تمام باشندے حقیقت میں وہی چاہتے ہیں۔ جس کا ان پلندوں میں مطالبہ کیا گیا ہے۔

ایسے تار اور کارڈ بالفرض صحیح بھی ہوں اور انہی کی طرف سے بھیجے گئے ہوں۔ جن کے نام سے وہ ظاہر کئے جاتے ہیں۔ تو پھر بھی اس سے کچھ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ اکثر ایسی پارٹی کے کچھ لوگ چھپے ہوئے کارڈ یا پوسٹر لے کر نکل پڑتے ہیں جن پر جذباتی الفاظ میں ایسی عبارتیں یا نعرے لکھے ہوتے ہیں۔ جن سے بغیر سوچے سمجھے کوئی شخص انکار نہیں کرتا یا نہیں کر سکتا۔ اور جان چھڑانے کے لئے دستخط کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک ایسے ملک میں جس میں مسلمانوں کی اکثر اکثریت ہو یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ حکومت تمام سرکاری محکموں میں کام کرنے والوں کو نماز اور روزہ کی پابندی سکھائے۔ یا حکومت اپنے خرچ پر سب کو حج کرائے

اب حقیقت ہے کہ ہر مسلمان پر نماز اور روزہ اور حج فرض ہے۔ سرکاری محکموں سے اسکو کوئی خاص تعلق نہیں۔ بلکہ ہر مسلمان گھر میں اس کی تعلیم ہونی چاہیئے۔ اب ایک جماعت جو چند آدمیوں پر یا چند سو آدمیوں پر مشتمل ہو۔ اس طرح کے کارڈ چھپوا کر جن پر یہ مطالبہ یا مطالبات درج ہوں۔ دستخط کرانے کے لئے نکل پڑے۔ اور ہر راہ چلنے والے مسلمان کو ٹوک کر اس سے کارڈ پر دستخط کرنے کی درخواست کرے۔ تو کون مسلمان ہے جو فوراً انکار کر دے گا۔ سوائے چند کے جو اس ٹرک کو سمجھتے ہیں۔ اور مطالبہ کی غیر منفعت کا احساس رکھتے ہیں۔ اور جو جانتے ہیں۔ کہ یہ محض قوم کا وقت اور روپیہ ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ اکثر تو بغیر سوچے سمجھے نماز روزہ اور حج کے الفاظ سنتے ہی جان چھڑانے کے لئے جلد جلد دستخط کر دیں گے۔ کچھ لوگ جو دستخط کرانے والوں کی سی دماغی وسعت رکھتے ہوں گے وہ تو دستخط کرینگے ہی۔ اب ایسے دستخطوں کی بناء پر حکومت کے مقابلہ میں تمام قوم کے متفقہ اور متحدہ مطالبہ کا دعوےٰ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ آٹھ ہزار تاروں کا معاملہ جو مراکشی باشندوں کی طرف سے ملک کی آزادی کے خلاف اور فرانسیسی اقتدار کی حمایت میں مراکش کی نام نہاد پاپولر پارٹی کی جدوجہد سے فرانسیسی ہائی کمشنر کی خدمت میں پہونچائی گئی ہیں

پاپولر پارٹی یعنی ہردلعزیز پارٹی کے نام پر غور فرمائیے۔ نام ہی میں ہردلعزیزی پائی جاتی ہے۔ خواہ صرف تین چار خود غرض آدمیوں کے سوا کوئی مراکشی اس کا رکن نہ ہو۔ مگر نام سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ یہی ہردلعزیز پارٹی ہے۔ ملک کا ہر باشندہ اس کا دلدادہ ہے۔ اسی طرح انجمن نماز روزہ بھی بن سکتی ہے۔ یا حج پارٹی بن سکتی ہے۔ اور ہوں تو صرف چند یا چند سو لوگ مگر اپنی ہردلعزیزی جتانے کے لئے اور اپنے خود ساختہ مطالبہ کو قوم کا متحدہ اور متفقہ فیصلہ یا مطالبہ ظاہر کرنے کے لئے شہر کے بازاروں میں پبلک ڈیسک لے کر کھڑے ہو گئے۔ اور ہر رہ گذر سے دستخط کرانے شروع کر دیئے۔ اور اس طرح پلندوں کے پلندے حکومت کے دفتروں میں جمع کر دیئے۔

فرض کیجئے کہ مطالبہ فی الواقعہ عمدہ ہے اور صحیح ہے۔ مگر وہ حکومت سخت نااہل ہوگی جو اس طریق سے پیش کردہ مطالبہ کو تمام قوم کا متفقہ اور متحدہ فیصلہ سمجھ کر اس پر ایک پل کے لئے بھی غور کرے گی۔ عوام کے مطالبات پیش کرنے کے جمہوری طریق مقرر ہیں۔ اور رائے عامہ معلوم کرنے کے بھی باضابطہ اور باقاعدہ طریقے موجود ہیں۔ ان کو چھوڑ کر یا ان میں ناکام ہو کر قوم کا متحدہ و متفقہ فیصلہ کسی ایجاد بندہ طریقے سے ثابت کرنا محض بیکار ہے۔ اور اس کا فائدہ عوام میں غیر ضروری بلکہ ضرر رساں ہیجان پیدا کرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ اور اس طریق کو آئین کہنا تو پرلے درجہ کی جہالت ہے۔

مسجد ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ مرکز سلسلہ ربوہ میں سب سے پہلے جس پختہ عمارت کی بنیاد رکھی گئی وہ خانۂ خدا "مسجد مبارک" تھی۔ احباب کو اس بات کا بھی علم ہوگا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے خرچ کا جو اندازہ کیا گیا تھا۔ اصل خرچ اس سے بہت زیادہ ہوا۔ بہر حال خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک فراخ اور خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ مگر ابھی اس کی تکمیل باقی ہے۔ وضو کرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ علاوہ ازیں روشنی کا بھی کوئی مستقل انتظام نہیں ہے۔ چونکہ ربوہ میں عنقریب بجلی آ رہی ہے۔ اس لئے انشاء اللہ متعلقہ سامان سقفی پنکھے اور ان کے لئے وائرنگ بھی کرائی جانی ہے۔ ان امور کی خرید اور تیاری کے لئے بیس ایک ہزار روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ میں اس تحریر کے ذریعہ جماعتوں کے عہدہ داران اور ذی اثر احباب کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ مشکور وعنداللہ ماجور رہیں۔ کوشش کی جائے کہ جماعت کے مخلصین اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ خصوصاً ایسے احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ جو قبل ازیں اس چندہ میں کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔

ناظر بیت المال

خطبہ جمعہ

اگر تم اپنے ان اعمال کو درست کر لو جو دوسروں کو نظر آتے ہیں تو تمہارے باطنی اعمال آپ ہی آپ درست ہو جائیں گے

اس ذات کے ساتھ اپنے تعلق کو بہرحال مقدم رکھو جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے

اور جو تمہارے ظاہر و باطن کو دیکھتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سردیاں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں

گرمیاں آتی ہیں

اور گزر جاتی ہیں۔ بہار کا موسم آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ خزاں کا موسم آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ کبھی چھوٹے دن آ جاتے ہیں اور کبھی بڑے دن آ جاتے ہیں۔ کبھی چھوٹی راتیں آ جاتی ہیں اور کبھی بڑی راتیں آ جاتی ہیں۔ مگر سورج وہی رہتا ہے۔ جو سردیوں میں تھا جو گرمیوں میں تھا۔ جو بہار میں تھا یا خزاں میں تھا۔

چاند وہی رہتا ہے

جو گرمیوں میں تھا جو سردیوں میں تھا۔ جو بہار میں تھا اور جو خزاں میں تھا۔ اس لئے گرمی اور سردی اور بہار اور خزاں کوئی حقیقت نہیں رکھتے لیکن سورج اور چاند بڑی حقیقت رکھتے ہیں۔ تم گرمی اور سردی سے وسطی علاقے اور شمالی اور جنوبی علاقے میں جا کر بچ سکتے ہو۔ تم پہاڑی اور میدانی علاقوں میں جا کر ان سے بچ سکتے ہو۔ گرمیوں میں تم پہاڑ پر چلے جاؤ تو گرمیوں سے محفوظ رہ سکتے ہو۔ اور سردیوں میں میدانی علاقوں میں چلے جاؤ تو سردیوں سے محفوظ رہ سکتے ہو۔ رات دن کی بڑائی اور چھوٹائی سے بھی تم دنیا کے تینوں [illegible] علاقوں [illegible] اور شمالی کونوں پر جا کر بچ سکتے ہو۔ مگر سورج اور چاند کے اثرات کے تم ہر جگہ محتاج بھی ہو۔ اور جہاں کہیں تم جاؤ، تم ان اثرات سے بچ بھی نہیں سکتے

اسی طرح دنیا میں

تکلیفوں اور دکھوں کے زمانے

آتے ہیں۔ جہالتوں اور علم کے زمانے آتے ہیں۔ حکومتوں اور غلامی کے زمانے آتے ہیں۔ مخالفتوں اور صلح کے زمانے آتے ہیں اور یہ چیزیں بدلتی چلی جاتی ہیں۔ لیکن انسان کا خدا نہیں بدلتا۔ وہ جس طرح ہے اسی طرح چلتا چلا جاتا ہے۔ پس انسان سمجھ سکتا ہے کہ الٰہی تعلق اور الٰہی ضرورت ان چیزوں سے مقدم ہے۔ جو بدلنے والی ہیں جس طرح سورج اور چاند مقدم ہیں گرمی اور سردی سے۔ دن اور رات سے۔ اسی طرح مصیبتیں اور دکھ، خوشیاں اور غمیاں۔ راحتیں اور رنج۔ ترقیاں اور تنزل یہ سب چیزیں ماتحت ہیں۔ یہ سب چیزیں تابع ہیں خدا تعالیٰ کی ذات کے۔ جس طرح انسان دن اور رات۔ سردی اور گرمی کو تو بدل سکتا ہے۔ مگر وہ سورج کو نہیں بدل سکتا۔ اسی طرح انسان خوشی اور رنج اور تکلیف اور سکھ کو بدل سکتا ہے۔ لیکن

خدا تعالیٰ کے تعلق

کو نہیں بدل سکتا۔ لیکن افسوس ہے کہ لوگ ان حکمتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور وہ ان چیزوں کے پیچھے جو بدل سکتی ہیں۔ یا بدلی جا سکتی ہیں۔ اور جو عارضی اور غیر مستقل ہیں لگے رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی چیزوں مثلاً راستی۔ دیانت۔ محنت اور چستی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جھوٹ بے ایمانی۔ کینہ کپٹ دھوکا بازی اور فریب کو لے لیتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں ان سے ضرورت پوری ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ ضرورت بھی عارضی ہوتی ہے۔ اور وہ پورا ہونا بھی عارضی ہوتا ہے۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ

فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارے گاؤں میں کوئی عورت تھی جو بیوہ تھی اور سارا دن محنت کر کے وہ اپنا پیٹ پالتی تھی۔ وہ دن بھر سوت کاتتی تھی اور پھر اس سوت کو بیچ کر اس کی قیمت سے گزارا کرتی۔ اور کچھ رقم جمع بھی کرتی رہتی اسے سونے کے کڑوں کا بڑا شوق تھا۔ وہ دس بارہ سال تک رقم جمع کرتی رہی۔ اور اس رقم سے اس نے کڑے بنوا لئے۔ ایک دن ایک چور اس کے گھر آیا۔ اور اس نے زبردستی سے اور اسے ڈانٹ ڈپٹ کر سونے کے کڑے اتروا لئے۔ چونکہ وہ غریب عورت تھی اور اس نے بڑی محنت سے ایک رقم جمع کر کے سونے کے کڑے بنوائے تھے۔ اس لئے کڑے اترواتے وقت بڑی چھینا جھپٹی ہوئی۔ اس نے لازماً چور کے مقابلہ میں زور لگایا اور چور کو کڑے اتروانے میں دیر لگی۔ اس لئے اسے چور کی

شکل کی شناخت

زیادہ ہو گئی۔ اور چور کا چہرہ اس کے دماغ پر عکس ہو گیا۔ اس واقعہ پر کئی سال گزر گئے۔ ایک دن اتفاقاً وہ عورت گھر سے باہر گلی میں بیٹھ کر چرخہ کات رہی تھی۔ اور دوسری بعض عورتیں بھی اس کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ وہی چور پاس سے گزرا۔ وہ بالکل ننگ دھڑنگ تھا۔ اس کے جسم پر سوائے لنگوٹی کے کوئی کپڑا نہیں تھا۔ رفاہیت اور آرام کے آثار اس کے جسم پر نہیں تھے۔ جب وہ چور اس عورت کے پاس سے گزرا۔ تو اسے اس کی شکل یاد آ گئی۔ چور چند ہی قدم آگے گزرا تھا کہ اس عورت نے اسے آواز دی۔ اور کہا بھائی میری بات سن۔ چور کو سونے کے کڑوں کا واقعہ یاد تھا۔ اس لئے جب اس عورت نے آواز دی۔ تو وہ دوڑا۔ اس عورت نے پھر آواز دی اور کہا میں تمہیں کچھ نہیں کہتی۔ میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میرے ہاتھ میں پھر سونے کے کڑے ہیں۔ اور تمہاری وہی لنگوٹی کی لنگوٹی ہے پس یہ چیزیں آتی ہیں۔ اور بدل جاتی ہیں۔ پھر نامعلوم انسان کیوں ان چیزوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے احکام کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور بد دیانتی فریب اور دھوکہ بازی میں لگ جاتا ہے

میں نے پچھلے کئی خطبوں میں

ربوہ والوں کو

اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ پہلے اپنی اصلاح کریں۔ اور پھر دوسروں کی اصلاح کریں۔ میں نہیں جانتا کہ میرے ان خطبوں کا ربوہ کے رہنے والوں پر کوئی اثر ہوا ہے یا نہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں ربوہ والوں نے اپنی کوئی اصلاح کی ہے یا نہیں بظاہر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور میرے پاس اس قسم کی کوئی رپورٹیں نہیں آئیں۔ جن سے معلوم ہو کہ میرے خطبوں کے بعد یہاں کے رہنے والوں کے اندر کوئی احساس پیدا ہوا ہے۔ یا کوئی تغیر پیدا ہوا ہے۔ پس میرا اثر یہی ہے کہ میری بات اسی طرح گزر گئی ہے جیسے چکنے گھڑے پر سے پانی گزر جاتا ہے۔ حالانکہ تم اخلاق فاضلہ کے بغیر کوئی چیز دوسرے لوگوں کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ صرف اخلاق فاضلہ ہی ایک چیز ہیں۔ جو دنیا دیکھ سکتی ہے۔ بہت سی نیکیاں ایسی ہیں۔ جو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ جیسے بعض مادی چیزیں ایسی ہیں جو لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ مثلاً گرمی ہے۔ گرمی کو جسم محسوس کرتا ہے۔ لیکن آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی۔ خوشبو ہے۔ اسے ناک سونگھتا ہے۔ لیکن کان اسے سن نہیں سکتے آواز ہے۔ کان اسے سنتے ہیں۔ لیکن ناک اسے سونگھتا نہیں ہاتھ اسے چھوتا نہیں آنکھ اسے دیکھتی نہیں۔ غرض مختلف چیزیں ہیں جو مختلف حواس سے معلوم کی جا سکتی ہیں اسی طرح

انسانی اعمال اور عقائد

میں سے عقائد کو کوئی شخص دیکھ نہیں سکتا۔ جب اپنے عقائد کی عینک سے وہ کسی چیز کو دیکھتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے۔ لیکن دوسری باتوں کو جو اس کے عقائد کے خلاف ہوتی ہیں۔ وہ غلط کہہ دیتا ہے۔ مثلاً ایک یہودی کو تم کہو۔ کہ ہم سؤر نہیں کھاتے۔ تو وہ کہے گا مسلمان بڑے اچھے ہیں۔ ایک ہندو کو اگر کوئی شخص کہے۔ کہ وہ گائے کا احترام کرتا ہے۔ تو وہ کہے گا۔ یہ بڑا اچھا آدمی ہے۔ حالانکہ وہ اور دوسرے لوگ سؤر کے گوشت کی حقیقی حرمت کو سمجھ نہیں سکتے۔ خدا تعالےٰ نے کہا ہے۔ کہ

سؤر کا گوشت

حرام ہے۔ اس لئے ہم اسے مان لیتے ہیں۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں سینکڑوں سالوں کے بعد اب ڈاکٹروں نے یہ بات نکالی ہے۔ کہ سؤر کا گوشت کھانے کی وجہ سے انتڑیوں میں ایک قسم کا کیڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے انسانی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ یا ایک لمبے عرصہ کے بعد ہم نے بعض اخلاقی باتیں معلوم کی ہیں۔ کہ سؤر میں بعض خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ جو لازماً گوشت کھانے والوں میں بھی سرایت کر جاتی ہیں۔ لیکن یہ ایسی دلیلیں نہیں۔ کہ انہیں ہر شخص مان لے۔ ان باتوں سے ہزاروں لاکھوں لوگ اختلاف رکھتے ہیں۔ اور انہیں محض وہم سمجھتے ہیں۔ وہی ڈاکٹر جنہوں نے بڑی تحقیقات کے بعد یہ لکھا ہے۔ کہ سؤر کا گوشت کھانے کی وجہ سے انتڑیوں میں ایک قسم کا کیڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس سے انسانی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ صبح و شام سؤر کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ بات درست ہے۔ کہ اس کے گوشت سے انسانی صحت خراب ہوتی ہے لیکن

وہ کونسی چیز ہے

جس سے انسان کو ضرر نہیں پہنچتا اگر کسی چیز سے کسی انسان کو ضرر پہنچتا ہے۔ تو کیا ہم اپنی غذا اس خیال سے چھوڑ دیں۔ شراب کو لے لو۔ شراب کے متعلق ہزاروں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن لکھنے والے خود شراب پیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے تو وحشیوں کے متعلق لکھا تھا۔ وہ کثرت سے شراب پی لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں نقصان ہوتا ہے۔ ویسے اگر ہم شراب بالکل استعمال نہ کریں۔ تو ہم میں طاقت باقی نہیں رہتی۔ مسلمانوں کو لے لو۔ ان کی بھی یہی حالت ہے۔ ایک لارڈ مسلمان ہوا۔ اور لوگوں نے اس سے کہا۔ کہ سؤر کا گوشت اور شراب حرام ہے۔ تو وہ کہنے لگا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گرم ملک کے رہنے والے تھے اس لئے آپ نے شراب اور سؤر کے گوشت کو حرام قرار دے دیا۔ اگر آپ سرد ملک کے ہوتے۔ تو آپ خود کہتے۔ کہ شراب اور سؤر استعمال کرو۔ اب دیکھو۔ شراب اور سؤر کے خلاف دلیل خود ایک مسلمان انگریز کی سمجھ میں بھی نہ آسکی۔ تم دنیا کے کسی کنارا پر چلے جاؤ۔ تم جاپان میں چلے جاؤ۔ چین میں چلے جاؤ۔ یورپ میں چلے جاؤ۔ ایشیا کے تمام ممالک میں چلے جاؤ۔ عیسائیوں میں چلے جاؤ۔ ہندوؤں میں چلے جاؤ۔ بدھوں میں چلے جاؤ۔ سکھوں میں چلے جاؤ۔ اور کہو۔

سچ بولنا اچھا ہے

یا جھوٹ بولنا اچھا ہے۔ تو ہر ایک شخص بلا استثناء یہ کہے گا۔ کہ سچ بولنا اچھا ہے۔ تم اگر کہو گے۔ کہ ظلم کرنا اچھا ہے۔ یا انصاف کرنا اچھا ہے۔ تو چاہے کوئی شخص ظالم ہو۔ یا منصف۔ وہ یہی کہے گا کہ انصاف کرنا اچھا ہے۔ تم کسی ایسی مجلس میں چلے جاؤ۔ جس میں دو چار چور بھی بیٹھے ہوں۔ اور دریافت کرو۔ کہ چوری کرنا اچھی چیز ہے یا بُری تو جو لوگ چور ہوں گے۔ وہ سب سے اونچی آواز میں کہیں گے۔ کہ چوری بُری چیز ہے۔ اور باقی لوگ بھی اسے بُرا کہیں گے۔ پس کوئی چیز انسان کو نظر آتی ہے۔ اور کوئی نہیں۔ اگر تم نظر نہ آنے والی چیزوں پر انحصار کرتے ہو۔ تو تم بے وقوف ہو۔ ہمیں لوگوں کے سامنے

نظر آنے والی چیزیں

پیش کرنی چاہئیں۔ جب وہ انہیں دیکھیں گے۔ تو وہ ہمارے قریب آجائیں گے۔ لیکن اگر تم نظر نہ آنے والی چیزوں پر زور دو گے۔ تو کم از کم میری سمجھ میں یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ تم دن کو تو دودھ میں پانی ملا کر بیچو۔ اور رات کو تہجد پڑھنے لگ جاؤ۔ یا دن کے وقت تو تم انگلی مار کر گاہک کو سیر کی بجائے ۱۵ چھٹانک دیتے ہو۔ اور رات کو تہجد پڑھتے ہو۔ (لطیفہ یہ ہے کہ اسی خطبہ کے بعد منتظم بازار نے رپورٹ کی۔ کہ ربوہ کے کھانڈ کے ڈپو میں سیر تولنے کے لئے ترازو اسی طرح رکھا گیا تھا۔ کہ پندرہ چھٹانک میں سیر معلوم ہو۔ گرفت پر کہا گیا۔ کہ ہمیں گورنمنٹ سے کم وزنی کھانڈ ملتی ہے) جو شخص موٹی موٹی چیزوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ وہ عبادت میں خاص لذت محسوس کرتا ہے یا ...

اسے خاص توجہ پیدا ہوتی ہے۔ غلط ہے۔ لیکن فرض کرو۔ کہ وہ عبادت میں خاص لذت بھی محسوس کرتا ہے۔ تو

تم غور کرو

کہ یہ بات بتانے کے بعد کتنے عیسائی۔ ہندو یہودی اور سکھ اس سے متاثر ہوں گے۔ کتنے دہریے اس سے متاثر ہوں گے۔ لیکن سچ بولنے۔ دیانت سے کام کرنے۔ ٹھیک تول کر دینے اور لوٹ مار نہ کرنے سے کتنے لوگ ہمارے قریب آسکتے ہیں۔ تمہارا دعائیں کرنا اور تہجد پڑھنا دوسروں کو تو کیا احمدیوں کو بھی متاثر نہیں کرتا۔ ان میں سے بعض کہیں گے۔ یہ شخص بڑا بے ایمان ہے۔ یہ دکھاوے کے طور پر تہجد پڑھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی سچ بولے۔ لین دین میں دھوکہ نہ کرے۔ فریب نہ کرے انصاف سے کام لے۔ تو اس کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے یہ کام محض دکھاوے کے طور پر کئے ہیں۔ تم دنیا میں لاکھوں لاکھ ایسے آدمی دیکھو گے۔ جو کسی کو نماز پڑھتا دیکھ کر یہ کہدیں گے۔ کہ یہ شخص محض دکھاوے کے طور پر ایسا کر رہا ہے۔ لیکن ایسا شخص ایک نہ ملے گا۔ جو ایسے شخص کو جو دیانت سے کام لے کہے کہ یہ دھوکہ سے کام لے رہا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں متضاد ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔

میں جب خلیفہ ہوا ہوں

اس وقت میری عمر چھوٹی تھی۔ غیر مبائع طعنے دیتے تھے۔ کہ انہوں نے ایک بچے کو اپنا لیڈر بنا لیا ہے۔ اس وقت میری نسبت ایسا کہنا کوئی مستبعد امر نہ تھا۔ لیکن اب میری خلافت پر ۳۹ سال گزر چکے ہیں۔ اب میں کہہ سکتا ہوں جیسے حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا تھا۔ کہ میں نے اپنی عمر میں یہ امر نہیں دیکھا۔ کہ کوئی شخص سچ بولتا ہو۔ تو دھوکہ دینے کے لئے بولتا ہو۔ وہ ٹھگی سے بچتا ہو۔ تو دھوکہ دینے کے لئے بچتا ہو۔ کیونکہ سچ دھوکہ دینے کے لئے بولا ہی نہیں جاتا۔ دھوکہ ٹھگی کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ تم ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ ایسے دیکھو گے جو کہیں گے۔ فلاں شخص نماز دھوکہ دینے کے لئے پڑھتا ہے۔ وہ لین دین میں دھوکہ کرتا ہے۔ فریب کرتا ہے۔ ہر بات میں جھوٹ بولتا ہے۔ لیکن تم چوہڑوں اور چماروں سے بھی یہ بات نہیں سنو گے۔ کہ فلاں شخص ایمانداری کرتا ہے۔ تو دھوکہ دینے کے لئے کرتا ہے۔ یہ ... فلاں شخص ... کہتا ہے تو

دھوکہ دینے کے لئے کرتا ہے۔ فلاں سچ بولتا ہے۔ تو دھوکہ دینے کے لئے بولتا ہے۔

جاہل سے جاہل آدمی

بلکہ ایک نیم پاگل سے بھی یہ بات نہیں سنو گے کیونکہ یہ چیز نظر آتی ہے۔ اور دوسری چیز نظر نہیں آتی۔ پس تم اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ ورنہ یہ مت سمجھو۔ کہ دیکھنے والے تمہیں دیکھتے نہیں۔ اور فیصلہ کرنے والے تمہارے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کرتے پھر جس کے سامنے تم نے جانا ہے وہ تو تمہیں دیکھتا ہے۔ اور اس نے تمہارے متعلق فیصلہ کرنا ہے تمہیں تو اس دنیا کے اندھے۔ نیم عقل والے اور دہریے بھی دیکھتے ہیں۔ اور جس امر کو ایک دہریہ۔ نیم پاگل اور جاہل مطلق انسان بھی دیکھتا ہو۔ اس کے متعلق تمہارا یہ خیال کر لینا کہ اسے خدا تعالےٰ نہیں دیکھتا تمہارا پاگل پن نہیں تو اور کیا ہے۔ پس تم

اپنے اندر تغیر پیدا کرو

اور دوسروں کو نظر آنے والے اعمال درست کرو۔ "تا تمہارے باطنی اعمال آپ ہی آپ درست ہو جائیں۔ اس طرح دیکھنے والے کو یہ موقعہ نہیں ملے گا، کہ وہ کہے۔ کہ یہ لوگ دکھاوے سے ایسا کرتے ہیں۔ اگر یہ سودا سلف میں دیانتداری سے کام لیگا۔ تو دوسرا شخص چپ ہو جائیگا۔ کیونکہ دنیا میں کوئی پاگل سے پاگل انسان بھی ایسا نہیں۔ جو یہ کہے۔ کہ فلاں شخص دکھاوے کی دیانتداری کرتا ہے۔ فلاں شخص سچ بولتا ہے۔ تو دکھاوے کا سچ بولتا ہے۔ کیونکہ سچ بولنے اور دیانتداری کو دکھاوے سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں لوگ اس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ لوگ موقع پر جھوٹ بول لیتے ہیں لیکن یہ کوئی نہیں کہے گا۔ کہ یہ سچ بولتا ہے لیکن دکھاوے کیلئے بولتا ہے۔ ہاں یہ کہے گا۔ کہ فلاں شخص دو تین پیسے کے لئے بے ایمانی نہیں کرتا۔ ہاں ہزاروں کے لئے بے ایمانی کر لیتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہے گا۔ کہ فلاں

دیانتداری سے کام

لیتا ہے۔ تو دھوکہ دینے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ پس تم اپنے ان اعمال کی درستی کرو۔ جو دوسروں کو نظر آتے ہیں۔ "تا ان اعمال کی درستی ہو جائے۔ جو نظر نہیں آتے۔ تا تم اس ذات کے ساتھ صلح کر لو۔ جو تمہارے ظاہر و باطن کو دیکھتی ہے۔

خطبہ ثانیہ میں فرمایا۔

نماز جمعہ کے بعد میں بعض جنازے پڑھاؤں گا۔ (۱) ایس کے داؤد صاحب بسمہ ۱۹۳۵ء میں بیعت کی تھی۔ مخلص احمدی تھے ۲۱ رجنوری ۱۹۵۳ء کو فوت ہوئے۔

۲۔ عبدالحمید صاحب جو عبدالرشید صاحب تبسم ایم اے کے چچا تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ پرانے احمدی تھے۔ ان کے بہت سے بھائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابتدائی ایمان لانے والے تھے۔ منشی عبدالعزیز صاحب بھی اسی خاندان میں سے تھے۔

۳۔ فاطمہ بی بی صاحبہ جو چوہدری خلیل الدین احمد صاحب۔ بدن پورہ۔ اڑیسہ کی چچی تھیں فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اور تحریک جدید میں شروع سے حصہ لیتی آ رہی تھیں۔ جنازہ صرف چار احمدیوں نے پڑھا۔

(۴) چوہدری علی محمد صاحب کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نے ۱۹۳۲ء میں بیعت کی تھی۔ وڈنگ گوجراں متصل کاہنووان کے رہنے والے تھے۔ مخلص احمدی اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ بہر گذار تھے۔ چک ۳۲۲ نزد بیناپور میں وفات پائی۔ جنازہ میں دو تین آدمی شریک ہوئے۔

۵۔ سید قمر الحق صاحب دفتر وصیت ربوہ کی برادر ہمشیرہ اپنے مکان کے تالاب میں ڈوب کر فوت ہو گئیں۔ نزدیک کوئی جماعت نہیں تھی صرف گھر کے چند افراد نے جنازہ پڑھا۔

۶۔ عبدالعزیز صاحب دفتر محاسب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کے چھوٹے بھائی عبدالحکیم صاحب اپنے گاؤں چاہ اسرا تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں فوت ہو گئے ہیں۔ نزدیک کی جماعتوں سے احمدی دوست جنازہ میں شریک نہ ہو سکے صرف میں نے اکیلے جنازہ پڑھا۔

۷۔ نصیر الحق صاحب جو ہمارے مختار شیخ نور احمد صاحب مرحوم کے نواسے تھے۔ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کراچی میں فوت ہو گئے ہیں۔

۸۔ چوہدری باغ دین صاحب چک ۲۶ گ ب۔ ضلع لائلپور میں فوت ہو گئے ہیں۔ صرف چار آدمی جنازہ میں شریک ہوئے۔

۹۔ سید محمود شاہ صاحب پنڈی جسری ضلع شیخوپورہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ مخلص احمدی تھے۔ جنازہ میں زیادہ احمدی شامل نہ ہو سکے۔

(۱۰) حافظ عبدالرحمن صاحب چک ۲۵ میں غریب الوطنی کی حالت میں فوت ہو گئے جنازہ میں بہت کم لوگ شامل ہوئے۔

۱۱۔ حافظ عبدالعزیز صاحب نون ملال پور گاڑی کے حادثہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

۱۲۔ پائلٹ آفیسر سلیم الدین احمد صاحب ولد شیخ رفیع الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۱ مئی کو ہوائی جہاز کے حادثہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ اور مخلص احمدی تھے۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

۱۳۔ علی محمد صاحب جو چوہدری یا خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باڈہ (سندھ) کے بیٹے تھے۔ ریل گاڑی کے حادثہ سے فوت ہو گئے ہیں۔

۱۴۔ سید محمد شاہ ولد صاحب تاندلیانوالہ کی لڑکی فوت ہو گئی ہیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شامل ہوئے۔

۱۵۔ مرزا اکبر الدین احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے۔ اور لکھنؤ کے رہنے والے تھے۔ لکھنؤ میں فوت ہو گئے ہیں۔

۱۶۔ محمد مشتاق صاحب ہاشمی ٹریکٹر کے حادثہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نوجوان تھے۔ تجہیز و تکفین پر کوئی بھائی نہ پہنچ سکا۔ نماز جمعہ کے بعد میں ان سب کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

ضروری اعلان

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں ایک سیکرٹری زراعت مقرر کر کے اس کے نام اور پتہ سے ۱۵ جولائی ۱۹۵۳ء تک دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ سیکرٹری زراعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ زمیندار ہو۔

(نائب ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بائیں آنکھ کی بینائی بہت کم ہو گئی ہے۔ نیز میری اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(خاکسار محمد شفیع ہیڈ کلرک چیفس کالج لاہور)

(۲) میرے بچے عموماً بیمار رہتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور نیز خادم سلسلہ ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد سبی بلوچستان)

زکوٰۃ ان پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر احمدی دوست کے خط کا جواب

آپ مذہب ہرگز فروخت نہ کریں یہ کام دہریت سے بھی بدتر ہے

ایک غیر احمدی دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط لکھا ہے:۔

جناب خلیفہ صاحب۔ السلام علیکم

عرض خدمت ہے

کہ میں آپ کا مذہب اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے پڑھنے کا بہت شوق ہے مگر مجھے تعلیم دلوانے والا کوئی نہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے زیر سایہ ربوہ میں رہ کر تعلیم حاصل کروں۔ امید ہے آپ میری التجا کو ٹھکرائیں گے نہیں۔ خدا کی قسم میں سچ کہہ رہا ہوں۔ کہ مجھے آپ کا مذہب بہت پسند ہے فقط منتظر جواب۔ یہ تحریر کریں کہ کیا آپ میری کچھ مدد کر سکتے ہیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خط کا مندرجہ ذیل جواب لکھوایا۔

جواب:۔ "اللہ تعالیٰ آپ کے لئے سامان کرے مگر آپ مذہب ہرگز فروخت نہ کریں۔ یہ کام دہریت سے بھی بدتر ہے۔"

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ڈائری

"چاہیئے۔ کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ وقت آتا ہے۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہ ہو گا۔" (ڈائری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اخبار الحکم ۱۹۰۳ء)

دفتر اول کے وہ مجاہد جن کے نام ایک رسالہ میں شائع کئے جانے والے ہیں۔ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ڈائری کو غور سے پڑھیں کہ آج اسلام کی خدمت کرنے والے کس قدر ثواب حاصل کرنے والے ہیں۔ اس لئے جن جن احباب کے انیس سال پورے نہیں ہوئے وہ اپنا بقایا اور سالِ ۱۹ فوری ادا کر کے اپنا نام انیس سالہ فہرست میں درج کروالیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ڈائرکٹری احمدی تاجران!

نظارت ہذا تاجران کی ڈائرکٹری شائع کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے تاجر صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر انہوں نے اس اعلان سے پہلے دفتر ہذا کو اپنا پتہ نہیں بھیجا۔ تو اب ۱۵ جولائی ۵۳ء تک بھجوادیں۔ تاکہ ان کا نام بھی شائع ہو سکے۔

علاوہ اس کے تاجر صاحبان جو اپنے اشتہار شائع کرانا چاہیں۔ وہ بھی تاریخ مذکورہ بالا تک دفتر ہذا میں بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ (نائب ناظر امور عامہ ربوہ)

خریداران خالد مطلع رہیں!

ماہنامہ خالد ماہ جولائی ۱۹۵۳ء چھپ کر جملہ خریداران کو بھجوایا جا رہا ہے ہمیں گزشتہ دنوں میں مختلف مقامات سے شکایت ملی ہے۔ کہ انہیں پرچہ نہیں ملا۔ اور اس وجہ سے دوبارہ پرچہ بھجوانا پڑا ہے۔ پس اگر کسی خریدار کو خالد ماہ جولائی ۵۳ء دس جولائی تک نہ ملے۔ تو وہ دفتر کو اس کی اطلاع دے دے۔ لیکن اس کے ساتھ مکرم پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل لاہور کو بھی اطلاع دے۔ تاکہ ڈاکخانہ کا نقص دور ہو سکے۔

(مینیجر رسالہ خالد ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے مجاہدین کی مستقل یادگار قائم کرنے کا فیصلہ

اپنے بقایوں کو صاف کر کے اس تاریخی یادگار میں نام لکھوائیں

تحریک جدید وہ مبارک تحریک ہے۔ جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے مخفی الہام کے ماتحت سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں پڑی۔ اس کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں اشاعت اسلام کے لئے مشن قائم ہوئے۔ مساجد تعمیر ہوئیں۔ اللہ اکبر کی اذانیں بلند ہوئیں۔ ہزاروں تڑپتی روحوں کو قبول اسلام کی توفیق ملی۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں میں اضافہ ہوا۔ اور یہ سب امور ان مجاہدین کے لئے مستقل ثواب کا ذریعہ ہیں۔ جن کی قربانی سے یہ نتائج پیدا ہوئے۔ اور خوش نصیب ہیں کہ مستقل ثواب دینے والی اس تحریک میں ان کو حصہ لینے کا موقع ملا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت۔ اب ان دوستوں کی قربانی کے ریکارڈ کو۔ ایک رسالہ کی اشاعت کی صورت میں محفوظ کرنے کی تجویز ہے۔ جنہوں نے متواتر سالہا سال اشاعت اسلام کے لئے۔ اپنے مالوں کو پیش کیا۔ تا آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ ہو۔ وہ ان کے لئے ہمیشہ دعاؤں میں لگی رہیں۔

یہ رسائل دفتر اول کے انیسویں سال اور دفتر دوم کے دسویں سال کے اختتام پر شائع کئے جائیں گے۔ اور صرف ان دوستوں کے ناموں کے حامل ہوں گے۔ جن کے ذمے کسی سال کا بقایا نہ ہوگا۔ دفتر سب دوستوں کا گذشتہ سالوں کا مکمل حساب تیار کر رہا ہے۔ جو تیار ہوتے ہی ارسال خدمت کر دیا جائیگا سر دست آخری دو سالوں کا حساب احباب کی خدمت میں ارسال کیا جا رہا ہے۔ تا سب سے پہلے دوست ان کی طرف توجہ فرمائیں۔ امید ہے دوست اپنے ذمے کا بقایا ادا کر کے۔ اس تاریخی یادگار میں اپنا نام لکھوانے کے لئے پوری سعی فرمائیں گے۔ اگر کوئی دوست فوری طور پر اپنا مکمل حساب معلوم کرنا چاہیں۔ تو دفتر ہذا کو تحریر فرما دیں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

یہ اعلان شائع ہو چکا ہے کہ احباب کرام اپنا چندہ جلسہ سالانہ ابھی سے قسطوار ادا کرنا شروع فرما دیں تا کہ جلسہ سالانہ ۵۳ء سے قبل ہر ایک احمدی کا چندہ سو فیصدی ادا ہو جائے۔ اور جلسہ سالانہ کے تمام اخراجات چندہ جلسہ سالانہ کی آمد فی سے پورے ہو جائیں

چندہ جلسہ سالانہ کی جو آمد اس وقت ہو رہی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ احباب کرام نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ سالقہ کے ساتھ ادا کرنا شروع نہیں فرمایا ہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری صاحبان مال کی طرف سے اس چندہ کی وصولی میں خاطر خواہ کوشش نہیں کی گئی۔ بہر حال جو بھی صورت ہو اس کا تدارک ابھی سے ہونا از بس ضروری ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ چندہ کی ادائیگی ابھی با قساط شروع فرما دیں نیز چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات کی وصولی کی طرف بھی سیکرٹریان مال کو پوری پوری توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ اکثر جماعتوں کے سالہا کے سالم چندہ جات جلسہ سالانہ بقایا میں پڑے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

جامعہ نصرت فارومن میں ڈگری کلاسز کا اجراء

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جامعہ نصرت فارومن میں اس سال سے ڈگری کلاسز کھولی جا رہی ہیں۔ فرسٹ اور تھرڈ ایر کلاسز کا داخلہ یکم ستمبر ۵۳ء سے شروع ہوگا اور دس دن تک ہوتا رہے گا۔ پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات دفتر سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

جامعہ نصرت نے دو سالوں میں کافی ترقی کی ہے کالج کے لئے نئی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے۔ جہاں پردے کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔ طالبات کے لئے ہوسٹل کا بھی تسلی بخش انتظام ہے۔ غرضیکہ ہر طرح کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ جامعہ نصرت میں طالبات کی تعلیم کے علاوہ اعلیٰ کیرکٹر کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ بچیاں اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ اور مغرب کی زہر آلودہ فضاء سے دور رہتی ہیں۔ دینیات کا مضمون لازمی ہے۔ جس کی تعلیم ایک فاضل بزرگ دیتے ہیں۔ اس سال تیرہ طالبات نے جامعہ نصرت سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ میٹرک اور ایف اے پاس شدہ بچیوں کو ضرور جامعہ نصرت میں بھیج کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ایسی تعلیم اور کسی گرلز کالج میں نہیں دی جاتی۔ اخراجات بھی دیگر کالجوں کے مقابلہ میں نسبتاً بہت ہی کم ہیں۔ سب سے زیادہ یہ امر باعث فخر ہے کہ جامعہ نصرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم اے حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی میں چلایا جا رہا ہے۔ وہ خود طالبات کو عربی پڑھاتی ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً مفید نصائح سے مستفید کرتی رہتی ہیں۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ کریں

(۱) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مطبوعہ فارم پر دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں پہنچ جانی ضروری ہے ماہ جون کی رپورٹ دس جولائی تک ضرور بھجوا دیں

(۲) سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا اعلان رسالہ خالد ماہ جولائی ۵۳ء کے آخری صفحہ پر درج ہے۔ اس کے مطابق قائدین مطلوبہ اطلاعات بروقت بھجوائیں۔

(۳) کچھ عرصہ سے مجالس کی طرف سے چندہ کی آمد کی رفتار بہت ہی سست ہو رہی ہے۔ اس کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ روپیہ کے بروقت نہ پہنچنے کی وجہ سے مرکزی کاموں پر اثر پڑتا ہے۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

احمدی گریجویٹ کے لئے وظیفہ

احمدی گریجویٹ جو ایف ایس سی بھی ہو۔ اس کو بی ٹی کلاس میں پچیس (۲۵) روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں سائنس ریاضی ٹیچر یا گھٹیالیاں ٹی آئی ہائی سکول کے طور پر ایک سال ملازمت بعد ٹریننگ کرے بصورت دیگر۔ وظیفہ بطور قرض حسنہ ہوگا۔ جو واپس کرنا ہوگا۔ اسی طرح پچیس کی بجائے چالیس روپے وظیفہ دوران ٹریننگ دیا جائے گا۔ بشرطیکہ بعد ٹریننگ ہر دو سکول مذکور میں تین سال ملازمت کرے۔ بصورت دیگر حسب قواعد اصل رقم واپس کرے۔ ناظر تعلیم و تربیت

موصی احباب کے لئے

جن موصیوں کی طرف سے ۵۲-۱۹۵۱ء کی آمد کا فارم موصول ہوتا جا رہا ہے۔ ان کو سالانہ حساب بھیجا گیا ہے۔ جو لوگ بقایا دار ہوں ان کو چاہیئے کہ بقایا بہت جلد ادا فرما دیں یا اپنی معذوری ظاہر کر کے بقایا کی ادائیگی کے لئے قسط تجویز کر کے مجلس کارپرداز کی منظوری حاصل کر لیں۔ کیونکہ صدر انجمن کا یہ قاعدہ ہے کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کا بقایا ہو تو اسکی وصیت منسوخ کر دی جاتی ہے۔ (۲) بجٹ آمد کا پر کرنا ۲۲

۲۲ اور ایک مہینہ کے اندر اندر واپس کرنا ہر موصی کے لئے صدر انجمن نے لازمی قرار دیا ہے اور یہ فارم سال گذر جانے کے بعد پر کرایا جاتا ہے۔ اس لئے ہر موصی کو اپنی آمد کا حساب رکھنا چاہیئے۔ تا کہ سال کے گذرنے کے بعد اپنی آمد آسانی سے فارم پر درج کر سکیں اسکے لئے ہم نے ایک کارڈ بھی چھپوایا ہے۔ جس پر موصی اپنے چندہ کا حساب رکھ سکتا ہے یہ کارڈ دفتر سے مفت دیا جاتا ہے۔ ہم نے کوشش تو کی ہے کہ یہ

پاکستان جن مقاصد کیلئے قائم ہوا ہے میری حکومت ان کو پورا کرنے کیلئے جدوجہد کرتی رہیگی

وزیراعظم محمد علی کا اعلان

کراچی ۴ رجولائی: وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان جن مقاصد کے لئے قائم ہوا ہے ان کی حکومت ان کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت جدوجہد کرتی رہے گی۔ وزیراعظم نے کہا۔ کہ جب میں نے وزارت عظمیٰ جیسی عظیم ذمہ داریوں کا عہدہ سنبھالا۔ تو ہم سب قبر کے منہ میں تھے۔ اور لحد میں اترنے والے تھے۔ مگر میرے اس یقین نے کہ پاکستان ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنا ہے۔ مجھے اس پر مجبور کر دیا۔ کہ میں ان عظیم ذمہ داریوں کو سنبھال لوں۔ مجھے یہ امید تھی کہ لوگ میرے ساتھ دوستی خلوص اور تعاون کے ساتھ کام کریں گے۔ کیونکہ میرا ایمان ہے کہ دنیا کی کوئی حکومت عوام کی سچی دوستی اور تعاون کے بغیر نہیں چل سکتی۔ وزیراعظم نے کہا۔ میں کراچی میں ایک اجنبی تھا یہاں تک کہ میرے سب ساتھی ایسے ہیں جو مجھ سے زیادہ قابلیت کے مالک ہیں۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان کے لوگوں نے مجھ پر جس پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ میں اس پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔ وزیراعظم پاکستان نے جو کراچی کے شہریوں کے ایک سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے مہاجرین کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں نے قیام پاکستان کے لئے عظیم ترقربانیاں دی ہیں۔ اکثریتی صوبوں میں تو پہلے ہی مسلمانوں کی حکومتیں قائم تھیں اس لئے انہیں تو کچھ کھونے کا ڈر نہیں تھا۔ مگر اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں کو تو یہ اچھی طرح علم تھا۔ کہ اگر انہوں نے پاکستان کا نعرہ لگایا۔ تو انہیں برباد ہونا پڑے گا۔ انہیں ایک غیر ملک میں ایک حکومت کی پناہ لینی پڑے گی۔ انہوں نے یہ سب کچھ سوچ کر عظیم قربانیاں دیں۔ مہاجرین پاکستان کے سچے ہمدرد شہری ہیں۔ ان کی آبادکاری ہمارے ذمہ پر سب سے بڑا قرض ہے۔ جس کی ادائیگی سے ہمیں عہدہ برآ ہونا ہے۔ وزیراعظم نے کہا اس کے ساتھ مجھے ان لوگوں پر سخت غصہ آتا ہے۔ جو مہاجروں کو بھک منگا سمجھتے ہیں۔ مہاجر ہم سے خیرات نہیں مانگتے۔ انہوں نے اس ملک کے قیام و بقا کے لئے اپنا جان و مال قربان کیا ہے۔ اور اس طرح انہوں نے جو حقوق حاصل کئے ہیں وہ ہم سے مانگتے ہیں۔ کوئی مہاجر اپنے آپ کو یہ نہ سمجھے۔ کہ وہ حکومت یا دوسرے لوگوں کے رحم و کرم پر ہے۔ ہر مہاجر کو عزت و وقار قائم رکھنا چاہیئے۔ تاکہ وہ پاکستان کے آزاد شہری کی حیثیت سے رہیں۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم ان کو بھک منگا نہیں سمجھتے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا ہم پر حق ہے۔ اور ہم اس حق کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ وزیراعظم نے کہا۔ کہ پاکستان کے لوگوں نے جتنی مشکلات کا سامنا کیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے۔ کہ دنیا کی کسی اور قوم نے اتنی مشکلات و قربانیاں نہیں دیں۔ ہم پر جب بھی کوئی مشکل پڑی پوری قوم ان مشکلات کے خلاف ایک ہو گئی۔

وزیراعظم نے کہا۔ کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ خوراک کا ہے۔ یہ کتنی افسوس کی بات ہے۔ کہ ہمارا ملک جو دو سال پہلے نہ صرف خود کفیل تھا۔ بلکہ اپنی پیداوار کا کچھ حصہ دوسرے ملکوں کو بھی دے سکتا تھا۔ آج اناج کی شدید قلت کا سامنا کر رہا ہے۔ اناج کی اس قلت کی وجہ سے ہماری دوسری اقتصادی مشکلات پیدا ہوئیں۔ ہمیں دوسری قومی ضروریات کو نظر انداز کر کے گندم کی درآمد پر غیر ملکی مبادلہ زر خرچ کرنا پڑا۔ مگر آخر حق نے ہماری مدد کی۔ امریکی عوام اور حکومت جو ہمارے سچے دوست ہیں۔ آڑے وقت ہمارے کام آئے۔ اور ہمیں دس لاکھ ٹن گندم کی امداد دی۔ وزیراعظم نے کہا۔ کہ امریکہ کی اس امداد کے متعلق مجھ سے بے شمار لوگوں نے استفسارات کئے ہیں۔ اور میں یہاں اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ امریکہ نے گندم کی اس امداد کے ساتھ ہم پر کوئی پابندیاں عائد نہیں کیں ہم سے اس کے عوض کچھ نہیں مانگا۔ ہم پر کوئی شرط نہیں لگائی گئی۔ یہ گندم امریکی عوام اور حکومت کی دوستی اور خیر سگالی کا ایک ثبوت ہے۔ وزیراعظم نے کہا۔ کہ اب اس اعلان کے بعد لوگوں کے دلوں میں جو شبہات ہیں۔ وہ ختم ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ ایسے شبہات کا قائم رہنا ہمارے دوستوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ گندم کی تقسیم کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیراعظم نے اپنی حکومت کی پالیسی کا اعلان کیا۔ اور کہا۔ کہ میں یہ واضح الفاظ میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم ناجائز برآمد کو روکنے اناج کو ضائع ہونے سے بچانے اور اناج کی حفاظت کے لئے سخت ترین قدم اٹھائیں گے۔ اس سلسلے میں میری حکومت نے چند ایک فیصلے کئے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو شخص گندم کی ناجائز برآمد کرتا ہوا پکڑا جائیگا اس کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔ اور اگر اس نے گرفتاری سے بچنے کی کوشش کی تو اسے گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کا جو قانون مشرقی بنگال میں نافذ ہے

برآمد کو روکنے کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ اب اس کو پنجاب سندھ اور بہاولپور میں بھی قابل عمل قرار دیا گیا ہے۔ جو سمگلر پکڑے گئے ان کو سخت ترین اور بدترین قسم کی سزا دی جائے گی۔ اور اگر انہوں نے گرفتاری سے بچنے کی کوشش کی۔ تو انہیں گولی سے اڑا دیا جائیگا ان لوگوں کے ساتھ اتنی سختی اس لئے کی جائے گی۔ کیونکہ یہ لوگ ملک بدترین دشمن

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

امریکی گیہوں لیکر دوسرا جہاز بھی روانہ ہوگیا

واشنگٹن ۴ رجولائی۔ ۷ جولائی کو امریکی گیہوں لے کر ایک اور جہاز بالٹیمور کی بندرگاہ سے کراچی روانہ ہو گیا جس جہاز میں چار ہزار چھ سو ٹن گیہوں ہے امریکی گیہوں کا پہلا جہاز ۲۶ رجون کو بالٹیمور سے کراچی روانہ ہو چکا ہے۔ آئندہ چند دنوں کے اندر تیسرا جہاز بھی کراچی روانہ ہو جائے گا۔

وزراء اعلیٰ کی کانفرنس میں ملک کی غذائی حالت پر غور و خوض!

کراچی ۴ رجولائی۔ پاکستان کی مرکزی کابینہ اور صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے کل صبح تقریباً ۴ گھنٹے تک ملک کی غذائی صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا۔ صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے اپنے صوبوں کی غذائی حالت سے کانفرنس کو مطلع کیا۔ اور ان اقدامات کی وضاحت کی جو اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے اختیار کئے گئے ہیں۔ مرکزی کابینہ کے وزراء نے اس مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اس کے حل کے لئے اپنی تجاویز پیش کیں مشرقی بنگال کے وزیراعلیٰ مسٹر نورالامین کی عدم موجودگی کے پیش نظر اس کانفرنس میں مشرقی بنگال سے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جائیگا کانفرنس میں گیہوں کی قیمتیں کم کرنے کے سوال پر بھی غور کیا گیا اور امریکہ کی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے سوال پر بھی تبادلہ خیالات کیا گیا کہ جو لوگ قیمت ادا کرنے کے لائق نہیں ہیں ان کو مفت گیہوں دیا جائے کانفرنس میں وزیراعظم پاکستان مرکزی کابینہ کے وزراء اور صوبوں اور ریاستوں کے وزراء اعلیٰ نے شرکت کی۔

خیرپور میں عبوری آئین کا نفاذ کردیا گیا

خیرپور ۴ جولائی۔ ریاست خیرپور میں جمہوریت کو مزید فروغ دینے کے لئے ہز ہائی نس میر مراد خاں تالپور فرمانروائے ریاست نے خیرپور میں ایک نیا گورنمنٹ آف خیرپور (عبوری آئین) ایکٹ ۱۹۵۳ء حکومت پاکستان کی منظوری سے نافذ کیا ہے۔ تاکہ یہ ریاست بھی پاکستان کے دوسرے یونٹوں کے برابر کا درجہ حاصل کرسکے۔ عبوری آئین کا نفاذ ۱۵ جولائی ۱۹۵۳ء سے ہوگا۔ اور اسی دن ریاست کی قانون ساز اسمبلی ٹوٹ جائیگی۔

اس کے بعد نئے آئین کے تحت عام انتخابات ہوں گے۔ اس تاریخ سے حکومت کا کاروبار بھی نئے آئین کی رو سے چلایا جائیگا۔ نئے آئین کی خاص خاص باتیں یہ ہیں۔ ریاست خیرپور وفاق پاکستان سے ملحق ریاست ہوگی۔ دوسرے صوبوں اور ریاستوں کی طرح اس پر بھی پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے بنائے ہوئے آئین کا پورا الحاق ہوگا۔ تمام ارکان اسمبلی اور جج ریاست خیرپور کے ساتھ آئین پاکستان کا بھی حلف اٹھائیں گے۔ ریاستی قوانین وفاقی قوانین کے مطابق ہوں گے۔ قانون ساز اسمبلی کا ایک ایوان ہوگا۔ جس کے تیس ممبر ہر بالغ کے حق رائے دہی کے اصول پر منتخب کئے جائیں گے۔ موجودہ اسمبلی کے صرف پندرہ ممبر ہیں۔ حکمران خاندان کے لئے اس وقت جو خاص حلقہ انتخاب ہے اسے بھی ختم کردیا گیا ہے۔ نئی اسمبلی کی میعاد عام طور پر ۵ سال ہوگی۔ بشرطیکہ اسے خاص وجوہات کی بنا پر اس سے پہلے توڑا نہ جائے۔ حکمران وزراء کی کونسل بنائیں گے۔ جو سب کے سب اسمبلی کے ممبر اور اس کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ کو حکمران گورنر جنرل پاکستان کے مشورہ سے مقرر کریں گے۔ اور وہی حکمران کے مشیر اعلیٰ اور وزراء کی کونسل کے صدر ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ کے لئے اسمبلی کا ممبر ہونا ضروری نہیں۔ لہٰذا وہ اسمبلی کو جوابدہ بھی نہیں ہوں گے۔ البتہ انہیں منتخب وزراء کے تعاون سے کام کرنا ہوگا۔ حکمران کی خاص ذمہ داریاں ہوں گی۔ جن کی ادائیگی میں انہیں اپنے فیصلے کرنے پڑیں گے۔ لیکن ان اختیارات کے استعمال میں وہ گورنر جنرل کے ماتحت ہوں گے۔ اور انہیں گورنر جنرل کی ہدایات پر عمل کرنا پڑیگا۔ حکمران کو خود فیصلے کرتے وقت وزیر اعلیٰ یا اختلاف کی صورت میں گورنر جنرل سے مشورہ کرکے ان مشوروں پر عمل کرنا ہوگا۔ نیا آئین صرف عبوری امور کے لئے ہے۔ پاکستان کا آئین بننے پر وہ ریاست میں بھی وہی نافذ ہوگا۔

اردن اور ہسپانیہ میں ویزا ختم؟

عمان ۴ جولائی۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے مابین دوستانہ تعلقات کے ثبوت میں اردن اور ہسپانیہ کے مابین سفارتی نمائندگی کا درجہ سفارت خانہ کے برابر کردیا جائے گا معلوم ہوا ہے۔ کہ ہسپانوی حکومت نے اس کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان ویزا ختم کرنے کی درخواست کی ہے۔

وزیر اعظم کا اعلان بقیہ صفحہ ۷

بقیہ صفحہ ۷

جب قاتل کو قتل کے الزام میں پھانسی دی جاسکتی ہے تو ایسے غیر سماجی عناصر کو جو ملک کے شہریوں کی جانیں خطرے میں ڈالتے ہیں۔ ان کا رزق چھینتے ہیں۔ تو ان لوگوں کو جو وسیع پیمانے پر قتل کرتے ہیں۔ ضرور موت کی سزا ملنی چاہیئے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جو لوگ ناجائز برآمد کرتے ہوئے پکڑے جائیں گے۔ ان کی جائیداد حکومت ضبط کرلے گی۔ وزیر اعظم نے یقین دلایا۔ کہ حکومت گندم کے ایک ایک دانہ کا صحیح استعمال کرے گی۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ امریکہ کی اس امداد سے ہم اپنے تین بڑے بڑے مسائل حل کرسکیں گے۔ (۱) خوراک کی کمی دور ہوگی۔ اور ہم اپنی ترقیاتی منصوبوں کے لئے روپیہ بچاسکیں گے۔ جو گندم پاکستان میں بیچا جائیگا۔ اس سے ایک فنڈ قائم ہوگا۔ جو ملک میں ترقی کے منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا۔ (۲) اس امداد سے ملک گندم کی ضروریات میں خود کفیل ہوجائیگا۔ اور (۳) یہ کہ غیر ملکی زر مبادلہ بچے گا۔ اس سے پہلے ہمیں کینیڈا۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ اور دوسرے ملکوں سے گندم منگوانے کے لئے کثیر تعداد میں زر مبادلہ خرچ کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے ملکی ترقی کے منصوبے نظر انداز کردیئے گئے۔ پاکستان میں منصوبہ بندی کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میری حکومت پاکستان کی ترقی کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کرنا چاہتی ہے۔ اگرچہ ایک چھ سالہ منصوبہ موجود ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ اچھا نہیں وہ بڑی جلدی میں تیار کیا گیا ہے۔ وہ جامع نہیں ہم جو ترقیاتی منصوبہ تیار کرنے کے لئے کمیشن مقرر کریں گے۔ اس کے ممبر صرف کمیشن کا کام کریں گے اور ان کے ذمہ کوئی اور ذمہ داری نہیں سونپی جائیگی۔ اس سے پہلے جن لوگوں نے منصوبہ تیار کیا تھا۔ بقیہ انہوں نے دوسری ذمہ داریاں بھی سنبھال رکھی تھیں۔ نئے پلاننگ کمیشن میں مشیر اور ماہر ہوں گے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو ہم غیر ممالک سے ماہرین اور مشیروں کی خدمات حاصل کریں گے۔

پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے تین اداروں کو فریق تنازعہ قرار دیدیا

لاہور ۴ جولائی۔ پنجاب کے ہنگاموں کی تحقیقات کرنے والی عدالت نے حکومت پنجاب سے درخواست کی ہے۔ کہ اس نے تحریک اور فسادات کے بارہ میں مرکزی حکومت سے جو خط و کتابت کی ہے۔ وہ عدالت میں پیش کی جائے۔ صوبائی حکومت سے یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اسے مرکز سے تحریک کے سلسلہ میں اگر کوئی ہدایت موصول ہوئی ہو۔ تو وہ اسے بھی پیش کرے۔ اس کے علاوہ سی۔ آئی۔ ڈی نے اس تحریک کے بارہ میں احراریوں۔ احمدیوں اور اس تحریک کے دوسرے حامیوں کی سرگرمیوں کے متعلق جو رپورٹیں حکومت کو دی ہیں۔ انہیں بھی عدالت میں پیش کیا جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ حکومت نے ان رپورٹوں پر کیا کارروائی کی۔ گذشتہ سال مسٹر جسٹس ایم۔ آر کیانی نے ملتان کے فسادات کی جو تحقیقات کی تھی۔ اس کی رپورٹ بھی پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آج عدالت نے تین اور اداروں کو فریق تنازعہ قرار دے دیا۔ جن میں مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کی مقرر کردہ مجلس عمل۔ مسجد وزیر خاں کی انتظامی کمیٹی یا متولی اور مولوی محمد خلیل خطیب مسجد وزیر خاں شامل ہیں۔ اب تک آٹھ اداروں کو فریق تنازعہ قرار دیا جاچکا ہے۔ ایجی ٹیشن کے متاثرہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی طرح لاہور راولپنڈی اور ملتان ڈویژن کے کمشنروں کو بھی جو ۶ مارچ کو ان علاقوں پر مقرر تھے۔ حکم دیا ہے کہ وہ تحقیقاتی امور کے متعلق بیانات پیش کریں۔ ان میں ہر کمشنر کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ انہوں نے ایجی ٹیشن اور فسادات کو دبانے کے لئے اپنے اپنے ڈویژن کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی کیا رہنمائی کی۔ اور فسادات کو فرو کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت کی۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یہ مشورہ دیا یا نہیں۔ کہ ضرورت پڑنے پر وہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۲۹ کے تحت فوج طلب کریں۔ عدالت نے صوبائی حکومت سے یہ بھی درخواست کی ہے۔ کہ تحقیقاتی امور کے متعلق حافظ عبدالمجید سے بھی تصدیق شدہ تحریری بیان پیش کرنے کے لئے کہا جائے۔ حافظ عبدالمجید ۶ مارچ کو حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری تھے۔ حکومت پنجاب کے وکیل مسٹر عبدالعزیز خاں نے عدالت کو اطلاع دی ہے۔ کہ حافظ عبدالمجید چار ماہ کی چھٹی پر ملک سے باہر جارہے ہیں۔ وہ ۱۰ جولائی کو ہوائی جہاز یا بحری جہاز سے روانہ ہونے والے ہیں۔ تحقیقاتی عدالت کی (۳ص۳) رائے ہے۔ کہ تحقیقات کو آگے بڑھانے کے لئے حافظ عبدالمجید کا بیان ضروری ہے۔

(ٹائمز آف کراچی انجام)

مقبوضہ کشمیر کے وزراء کی پنڈت نہرو سے ملاقات

نئی دہلی ۴ جولائی۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر کے نائب وزیر اعظم بخشی غلام محمد اور وزیر مال افضل بیگ نے یہاں وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ کشمیر کے ان دونوں وزراء کے دہلی آنے کا مقصد پنڈت نہرو سے ان کی اور وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی لندن کی بات چیت پر تبادلہ خیالات کرنا ہے۔ اور کراچی میں پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی کے درمیان کشمیر کے مسئلہ پر جو بات چیت ہوگی۔ اس سلسلہ میں بھی کشمیر کے یہ وزراء پنڈت نہرو سے بات چیت کریں گے۔ سرکاری ترجمان نے ان خبروں کی تردید کی ہے۔ کہ ان دونوں وزیروں کو بھارتی وزیر اعظم نے ڈاکٹر مکرجی کی موت کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے بلایا ہے۔

سکہ کی قیمت کا روئی کی برآمد سے کوئی تعلق نہیں

کراچی ۴ جولائی۔ پاکستان سنٹرل کاٹن کمیٹی کے نائب صدر ڈاکٹر نذیر احمد نے کہا ہے۔ کہ یہ سمجھنا غلط ہے۔ کہ پاکستانی روپیہ کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے دوسرے ملک زیادہ مقدار میں پاکستانی روئی نہیں خریدتے۔ ایک برطانوی اخبار کی اس دلیل کا ذکر کرتے ہوئے کہ "اگر پاکستانی روپیہ کی قیمت کم کردی جائے۔ تو برطانیہ پاکستان سے زیادہ مقدار میں روئی درآمد کریگا" ڈاکٹر نذیر احمد نے کہا۔ کہ یہ دلیل بالکل غلط ہے۔ کیونکہ دوسرے ملکوں نے بہت زیادہ مقدار میں پاکستان سے روئی خریدی اور اس سودے میں ان ملکوں کو فائدہ پہنچا۔

جے پرکاش نارائن کو وزیر بنانے کی کوشش

نئی دہلی ۴ جولائی۔ مقامی اخبارات کی اطلاعات کے مطابق پنڈت نہرو سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن کو مرکزی کابینہ میں شامل کرنے کی ہر امکانی کوشش کررہے ہیں۔ امید ہے۔ اس سلسلہ میں بہت جلد پنڈت نہرو کی جے پرکاش نارائن سے ملاقات ہوگی۔